بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت خان نے یہ ناول (نمازِ قلب) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (نمازِ قلب) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

-حاد اپنے کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنی اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھا رمشہ بھی اسکے قریب کہنیوں کے بل بیٹھی لیپ ٹاپ کی سکرین کو گھوڑ رہی تھی۔

-جب جب حاد کچھ پوچھتا, رمشہ اسکا جواب دے دیتی دونوں اکٹھے بیٹھ کر ہی اسائنمنٹ بنا رہے تھے- جب ایک دم سے اونچی مردانہ آوازیں آنا شروع ہوئ-

-رمشہ اور حاد نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا

یہ کیا ہے "رمشہ نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کمرے کے بند دروازے کی" جانب دیکھا-

-پتہ نہیں, میں دیکھتا ہوں "حاد یہ کہتا ہوا اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا"

-رمشہ نا سمجھی سے اسے باہر جاتا دیکھنے لگی

-حاد کمرے سے باہر نکل کر سیڑھی کے پہلے زینے پہ کھڑا ہوا قادر سیال کو رقیہ بیگم نے بازو سے پکڑ رکھا تھا- جبکہ ان کی مخالف سمت میں ان کی ہی عمر کا ایک مرد غصے کے عالم میں ان سے کہہ رہا تھا-

"بے غیرت انسان !تو نے میری بیگم پر اپنی نظر ڈالی کیسے"

حاد سارا معاملہ جان چکا تھا- اسنے جبڑے سختی سے میںچتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھینچی-

New Era Magazine

تم اندر جائو ,باہر مت آنا "ھاد نے اپنے پیچھے آتی رمشہ سے کہا جس نے" مایوسی سے اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھا اور سر ہلاتی واپس اسکے کمرے میں چلے گئ-

قادر سیال کی یہ حرکات سارے خاندان میں مشہور تھی- مگر اسکے خاندان والے اسے سمجھانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے- قادر کے بقایہ بھائ نیک صفت انسان تھے - مگر وہ لوگ قادر سیال کو دھتکار نہیں سکتے تھے آخر -کو وہ انکا خون ہی تو تھا

-ھاد اب سیڑھیوں کے زینے اتر کے نیچے آچکا تھا

ارے کمبخت !تیری بیگم بھی اس میں برابر کی شریک ہے- "قادر سرخ چہرہ" -لیے اپنے دفاع میں بولے

بکواس نا کر !زبان کاٹ دونگا, جو اپنی کالی زبان سے ایک لفظ بھی کہا تو" "نے

انکل ایک منٹ ایک منٹ !ہوا کیا ہے "ھاد ان دونوں کے درمیان کھڑا" -ہوتے ہوئے مصلحانہ انداز میں بولا

"....اس نے میری بیگم کے ساتھ"

ہاں کیا ہے تو کیا کر لے گا ہاں "قادر اس شخص کی بات کاٹتے ہوئے" -بولے

, پاپا !میں بات کر رہا ہوں نا ....آپ آگے ہی بہت تماشہ لگا چکے ہیں"

-اب خاموش ہو جائیں "ھاد دانت پیستے ہوئے شرمندگی سے چور لہجے میں بولا

-باپ کو سکھائے گا یہ "قادر اسکی طرف بڑھتے ہوئے تپتے ہوئے بولے"

بس کردیں قادر ....آپ اندر چلیں کمرے میں "رقیہ بیگم انہیں کھینچتے"

-ہوئے بولی مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئے

ایم سوری !!!انکل انہوں نے جو بھی کیا اس کے لیے میں معافی مانگتا"

-ہوں - "ھاد بڑی نرمی سے ان سے مخاطب ہوا

شرمندہ تو تم ہو, مگر وہ نہیں ہے ,دیکھو کیسے آنکھیں دکھا رہا ہے "وہ"

قادر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے جو خونخوار نظروں سے اسے دیکھ

رہے تھا-"انکل آپ پلیز انہیں اگنور کریں ,ان میں تو شرم نہیں ہے آپ

ہی در گزر کر دیں- "ھاد بڑے مطمئین انداز میں کہہ کر انہیں لے کر باہر

کی طرف چلا گیا- جبکہ پیچھے قادر سیال پھٹی پھٹی نظروں سے اپنی اولاد کو دیکھ

-رہے تھے ,جو دوسروں کے سامنے بھی اسکا دفاع نہیں کر رہی تھی

تم مجھے اچھے لڑکے لگتے ہو ,اپنے باپ کو سمجھا دینا کہ میری بیگم سے دور"

رہے ورنہ اگلی بار تمہاری بھی نہیں سنوں گا میں "وہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے

-بولے اور واپس اپنی کار میں بیٹھ کر گھر سے باہر نکل گئے

ھاد دانت پیستے ہوئے واپس لائونج میں آیا- ارادہ تو اسکا اوپر اپنے کمرے میں

-جانے کا تھا مگر قادر کے الفاظ نے اسکے قدم روک دیے

اس لیے پال پوس کے تم کو اتنا بڑا کیا ہے کہ تم دوسروں کے سامنے اپنے"
"-باپ کا دفاع کرنے کے بجائے اسے ذلیل کرو

-ھاد ان کی بات پہ پلٹا اور مسکراتے ہوئے ان کے سامنے جا کھڑا ہوا

میں نے آپکو ذلیل نہیں کیا, آپ نے خود کو ذلیل کیا ہے "جتاتے انداز"
-میں اسنے اپنے باپ کو استہزائیہ نظروں سے دیکھا

یہ جو کُھ لمبی زبان ہے یہ اسکے سامنے چلا لیتے "وہ غصے سے اس کی طرف"
-دیکھتے ہنکار بھرتے بولے

بجائے مجھے الٹے سیدھے سبق دینے کے, آپ خود کا کریکٹر ٹھیک کیوں"
نہیں کرتے- "وہ روکھے انداز میں ان سے بولا- قادر کا تو پارہ ساتویں آسمان
-کو چھونے لگا

یہ ..یہ تربیت کی ہے تم نے اسکی .... ?جیسی ماں ویسا بیٹا !- اس بے"
-غیرت کو پیدا ہوتے ہی گاڑھ دینا چاہیے تھا "وہ طیش میں آ کر بولے

آپ بھی کمال کرتے ہیں پاپا, خود کو چھوڑ کے پوری دنیا آپکو بے غیرت"
لگتی ہے - کوائیٹ سٹرینج!- "ھاد کا اتنا کہنا تھا کہ قادر سیال نے ایک زور
-دار تھپڑ اسکے منہ پہ جڑ دیا

اوپر کمرے کی دہلیز پہ کھڑی رمشہ جو کافی دیر سے یہ منظر دیکھ رہی تھی بے

ساختہ نیچے کی طرف بڑھی-"قادر کیا ہو گیا ہے آپکو, جوان اولاد پر بھی کوئی ہاتھ اٹھاتا ہے کیا "وہ ھاد کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیے قادر کی طرف رخ کیے بولی-

" ایسی اولاد کو تو جان سے مار دینا چاہیے میں نے تو پھر ہاتھ ہی اٹھایا ہے"- قادر صاحب دانت پیستے خود پہ ضبط کرتے بولے-

چاچو ...آپ کمرے میں جائیں پلیز, چاچی آپ لے جائیں انہیں ...میں ھاد کے پاس ہوں-" رمشہ رقیہ بیگم سے کہتے ہوئے ھاد کے پاس آ گئی-

میرا بچہ "رقیہ بیگم نے ھاد کا ماتھا چوما اور نم آنکھوں سے اسکے چہرے کو" دیکھا جس کے چہرے پر تاثر نامی کوئی چیز نہیں تھی-

اور پھر وہ آنسو پیتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی-

ھاد ....پلیز اوپر چلو "رمشہ اسکا بازو پکڑتے اسے اوپر لے جا رہی تھی"-

☆☆☆☆☆

یار باقی لوگ کہاں ہیں "جنید ایشال کے قریب آتا ہوا بولا"-

وہ لوگ کلاسز سے فارغ ہو چکے تھے - اور اس وقت وہ دونوں گرائونڈ میں کھڑے ادھر ادھر نگاہ دوڑا رہے تھے- سب نے طے کیا تھا کہ وہ لوگ اس

New Era Magazine

-جگہ پر پہنچیں گے مگر وہاں سوائے ایشال اور جنید کے اور کوئی نہیں تھا

پتہ نہیں ...میں میسج کر کے پوچھتی ہوں رکو "ایشال موبائل نکالتے ہوئے"

-بولی

ارے وہ دیکھو ھاد, چلو ادھر چلتے ہیں- "جنید اتنا کہتا ایک بنچ پر بیٹھے ھاد" کی طرف روانہ ہو گیا- جبکہ ایشال بھی موبائل ہاتھوں میں لیے جنید کی تقلید

-کرنے لگی

ارے یار تو کہاں تھا, کب سے تیرا انتظار کر رہے تھے" جنید اسکے قریب"

-جا کے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا

-ھاد نے کوئی جواب نا دیا بس خاموشی سے سر جھکائے گھاس کو گھوڑتا رہا

اچھا چل کینٹین چلتے ہیں,ایشال یار تم ان لوگوں کو میسج کر کے کہہ دو کہ"

وہ لوگ بھی اب سیدھا کینٹین ہی آجائیں "ایشال اسکی بات پر سر ہلاتی میسج

-لکھنے لگی

مجھے نہیں جانا تم لوگ جائو "سرد لہجے میں ھاد نے کہا, سر اب بھی جھکا ہوا"

-تھا

-ایشال اب بھی موبائل پر مصروف تھی

کیوں ....کیا مسئلہ ہے, دیکھ مجھے بہت بھوک لگی ہے, یہ ڈرامے بازی بعد"

-میں کری پہلے اٹھ چل "وہ ھاد کا بازو پکڑ کے کھینچتے ہوئے بولا

"?میں نے کہا نا کہ مجھے نہیں جانا , سمجھ میں نہیں آتی ایک بار کی کہی بات"

-ھاد غصے سے چلاتے ہوئے اپنا بازو چھڑواتے بولا

ایشال نے چونک کر آسمانی رنگ کی شرٹ میں ملبوس اس خوش شکل انسان کو

دیکھا جسکے ماتھے پر اب بل پر چکے تھے- اور کن پٹی کے قریب کی نیلے رنگ

-رگیں ابھر کر مزید نمایاں ہو گئ تھیں

-جنید دم بخود سا اسے دیکھے گیا

ھاد !!تو ٹھیک تو ہے نا "جنید نے حیرانی و پریشانی کے عالم میں اس سے"

پوچھا- بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ ھاد ان لوگوں پہ چلاتا تھا مگر جب وہ چلاتا تھا

-تو اسکا مطلب یہ تھا کہ وہ بہت بڑی پریشانی میں ہے

نہیں دماغ خراب ہو گیا ہے میرا, دفع ہو جائو تم یہاں سے "ھاد طیش میں"

-بنچ سے اٹھتا ہوا بولا

ایشال اب منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی- ھاد کا یہ روپ وہ پہلی مرتبہ دیکھ

-رہی تھی- پہلے اسکے اس روپ سے بس ریان اور جنید ہی واقف تھے

یار بتا ہوا کیا ہے ...تو چل میرے ساتھ "جنید نرمی سے اسکا ہاتھ پکڑتے"

-ہوئے بولا جسے ھاد نے درشتی سے واپس کھینچا

for خدا کا واسطہ ہے !میری جان چھوڑو, مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو"

جائو یہاں سے "ھاد اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ایک ایک لفظ چبا God sake

-کر بولا

-جنید حیرانی کا مجسمہ بنے اسے دیکھے گیا

-حماد اسکی نظروں سے تنگ آ کر خود ہی وہاں سے چل دیا

"what was that? how rude he was!"

-ایشال جنید کے قریب آ کے منہ بناتے ہوئے غصے سے "بولی

ارے ایسی بات نہیں ہے !بہت پریشان ہے وہ کسی وجہ سے , تبھی ایسا کر"

-رہا ہے "جنید ہلکے سے مسکراتے ہوئے حماد کا دفاع کر رہا تھا

ہاں مگر کوئی کسی سے ایسے بات کرتا ہے, وہ بھی سب کے سامنے "ایشال"

-اب بھی حماد کو ہی کوس رہی تھی

وہ ہمیشہ ایسا نہیں کرتا, دیکھنا تھوڑی دیر بعد جب مسئلہ حل ہو جائے گا نا "

تو خود ہی منانے بھی آ جائے گا "جنید چہرہ جھکائے اب بھی حماد کا ہی دفاع کر

-رہا تھا

وہ حماد کا دوست تھا یہ اسکا فرض تھا کہ وہ دوسروں کے سامنے اپنے دوست

-کا دفاع کرتا

اس سے پہلے کہ ایشال پھر کچھ کہتی, اسکے موبائل کی رنگ بجی- کاشان کی

New Era Magazine

-کال آ رہی تھی

-ہیلو "ایشال نے فون کان سے لگائے کہا"

"سویٹ تم جلدی سے یونی سے باہر آئو, میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں"

"...لیکن"

لیکن ویکن کچھ نہیں, میں باہر ویٹ کر رہا ہوں "کاشان اسکی بات کاٹتے"

-ہوا بولا

اسنے فون کاٹ کر سامنے کھڑے جنید کو دیکھا جو ساری بات پہلے سے ہی

- سمجھ گیا تھا

, تم جائو, میں بھی ھاد سے بات کر لوں گا "جنید نے بڑی سہولت سے کہا"

-ایشال مسکراتے ہوئے سر ہلاتی وہاں سے چل دی

☆☆☆☆☆

تمہیں پتہ ہے میں تو آج اتنی حیران ہو گئ, کوئ اپنے دوست سے اتنی بد"

تمیزی سے بات کر کیسے سکتا ہے- "ایشال کاشان کے ساتھ کار میں بیٹھتے

-ہوئے دروازہ بند کرتے ہوئے بولی

-ندا نے جھگڑا کیا تمہارے ساتھ "?کاشان اگنیشن میں چابی گماتا ہوا بولا"

ارے نہیں ,منہ نا توڑ دونگی میں اسکا- ندا کا منگیتر ہے نا ریان اسکا دوست"
ہے ھاد ....!اس نے آج سب کے سامنے اتنی بدتمیزی سے اپنے دوست جنید
-سے بات کی "ایشال سر جھٹکتے ہوئے خفگی سے بولی
-ارے دوست ہیں وہ ...اور دوستوں میں تو لڑائ جھگڑے ہو ہی جاتے ہیں"
-کاشان نے کار سڑک پہ ڈال دی تھی "
لیکن پھر بھی .....ہی واز سو روڈ !مجھ سے ایسے بات کرتا کوئ تو منہ ہی"
-توڑ دیتی "ایشال کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا
-کاشان اسکی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا ہنسا
اچھا لیٹس سپوز !اگر کبھی ہماری لڑائ ہو گئ تو ....میرا مطلب شادی کے"
"....بعد کبھی نا کبھی تو ہو جاتی ہے نا میاں بیوی کی لڑائ
... نہیں ہم بلکل بھی نہیں لڑیں گے- ہم ایک آئیڈیل کپل ہو نگے"
دیکھنا "!!!ایشال اسکی بات کاٹتے ہوئے خوبصورت مسکان چہرے پہ بکھیڑے
-بولی
بلکل "!!کاشان نے مسکراتے ہوئے کار ایک ریسٹورنٹ کے سامنے پارک"
-کردی

☆☆☆☆☆

"یار...ایشال میرا ایک کام کردو گی"

یونیورسٹی میں انکا آخری سمسٹر تھا-ریان اور ندا تو جا چکے تھے, ایشال لائبریری میں کچھ دن پہلے لی گئی کتابیں واپس کروا کے باہر نکلی تو اپنے سامنے -جنید کو کھڑے پایا

ہاں بولو ...کیا کام "ایشال اپنے کندھے سے نیچے لڑکتا بیگ کا سٹریپ" -واپس صحیح کرتے ہوئے بولی

یار یہ نوٹس تم ھاد کو دے دینا, وہ آج آیا نہیں ہے, اور پیپرز کی تیاری" بھی کرنی ہے تو پلیز "جنید نہایت معصوم سا منہ بنائے اسکے سامنے نوٹس -کرتے ہوئے بولا

تم....خود کیوں نہیں دے دیتے اسے "ایشال نے سوال کم مشورہ زیادہ دیا" -تھا

واحد ھاد ہی تھا جو اسے سخت نا پسند تو نہیں تھا مگر کوئ اتنا خاص بھی پسند -جانے psychi نہیں تھا- اور کبھی ایشال کا دل بھی نہیں کیا تھا کہ وہ اسکی

آج مامی نے انوائیٹ کیا ہے نا ہمیں...آپس کی بات ہے, شاید وہ میری" سمجھ رہی ہو نا "جنید اپنی ...?who knows... مستقبل کی ساسو ماں ہوں

-دائیں آنکھ دباتے ہوئے اپنی مسکراہٹ چھپاتے بولا

-ایشال نے آنکھیں سکیڑے اسے دیکھا

اچھا پلیز یہ دے دینا ....میں تمہیں اسکا ایڈریس میسج کر دیتا ہوں- اوکے" شکریہ بائے "وہ نوٹس ایشال کے ہاتھوں میں تھماتے عجلت میں کہتا وہاں سے -چل دیا

ایشال نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود نوٹس پر ڈالی اور ایک گہری سانس -خارج کرتے وہ پارکنگ ایریا میں آ گئ

- اسنے اگنیشن میں چابی گمائ ہی تھی کہ فون کی بیپ بجی

-جنید نے ھاد کا ایڈریس سینڈ کر دیا تھا

-ایڈریس کو دیکھتے اسنے کار سڑک پہ ڈال دی

آدھے گھنٹے بعد ایشال کی کار ایک بڑے سے بنگلے کے سامنے رکی- ایشال کار سے باہر نکلی اور ایک نظر باہر ٹنگی تختی پر ڈالی- جس پر "سیال ولاز "بڑے -سٹائلش انداز میں لکھا گیا تھا

-دروازہ کھلنے پر وہ بنگلے کے اندر چلی گئ

ڈرائیو وے کے ایک طرف پورچ تھا جہاں تین مہنگی گاڑیاں پارک تھی ,ان -میں سے ایک پر ھاد اکثر یونیورسٹی آتا تھا

جبکہ دوسری طرف ایک وسیع و عریض لان تھا- جس میں بڑی مہارت سے
نہایت خوبصورت انداز میں پودے اور درخت لگائے گئے تھے- اور درمیان
-میں ایک فوارہ تھا جس سے شفاف پانی بہہ رہا تھا
ایشال خود بھی ایلیٹ فیملی سے تعلق رکھتی تھی مگر گھر کو دیکھ کر اسنے ایک
-بار وہاں کے مکینوں کو داد ضرور دی تھی
-وہ لائونج میں داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر دنگ سی رہ گئ
تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس سے بات کرنے کی "قادر سیال رقیہ بیگم کی منہ"
-پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مار رہے تھے
مم....مت ماریں, ویسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں "رقیہ بیگم"
-اپنا دفاع کرتے ہوئے بولی
تھپڑوں کی وجہ سے انکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا- آنکھیں سے آنسو بہہ بہہ کے
-پورا چہرہ تر کر گئے تھے
تمہاری ہمت کیسے ہوئی ....ہاں ....میرے پیچھے اس خنزیر سے چکر چلانے"
-کی "قادر سیال انکے بال کھینچتے ہوئے بولے
"پاپا ....چھوڑیں ماما کو ......کیا پاگل ہو گئے ہیں آپ ....چھوڑیں انہیں"
ھاد سیڑھیوں سے اترتا ہوا درشتی سے قادر سیال کے قریب جا کر رقیہ بیگم کو
-چھڑوانے لگا

New Era Magazine

-ان تینوں میں سے کسی کی نظر بھی ایشال پر نہیں گئ تھی

, ایشال سکتے سے منہ کھولے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی- یہ اسکے لیے نیا تھا بلکل نیا ....اسکے گھر میں ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا ...اسے اپنے ماں باپ کے درمیان محض محبت دیکھی تھی, میاں بیوی کے رشتے کا یہ رخ تو وہ پہلی بار -دیکھ رہی تھی

بدکردار ہے یہ عورت ...اسے تو میں ابھی مار ڈالونگا "قادر حماد کو پیچھے" دھکیلنے کی کوشش کر رہے تھے جو اپنی ماں کی ڈھال بن کے انکے سامنے کھڑا -ہو گیا تھا

بسس "...حماد نے انہیں ایک زوردار دھکا دیا- وہ لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہٹ" -گئے, اب ان دونوں کے درمیان چار قدموں کا فاصلہ تھا

بد کردار کہہ رہے ہیں آپ انہیں ....?اگر کوئ رات رات تک کسی نا محرم" کے ساتھ رہتا ہے تو وہ یہ نہیں آپ ہیں, اگر کسی کے ہزاروں لاکھوں سکینڈل بنے ہیں تو وہ یہ نہیں آپ ہیں, اگر کوئ شراب کو کسی عام مشروب کی طرح پیتا ہے تو وہ یہ نہیں آپ ہیں- .....یہ بد کردار نہیں ہیں آپ ہیں "حماد ان کی طرف انگشت شہادت اٹھاتا ہوا بولا- اسکی آنکھیں سرخ , -ہو چکی تھی, بازووں , گردن اور کنپٹی پر رگیں پھول کر واضح ہو رہی تھیں

New Era Magazine

"-پتہ بھی ہے کیا کر رہی تھی یہ ,فون پر کسی مرد سے بات کر رہی تھی"

-قادر سیال ھاد کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

مجھے یقین ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے ,اور ہاں اگر ایسا ہے بھی تو میں"

انہیں مکمل سپورٹ کرتا ہوں ,اگر آپ بیوی کے ہوتے ہوئے ہزاروں

لڑکیوں سے چکر چلا سکتے ہیں تو یہ کیوں نہیں....؟ مگر وہ آپ جتنی

-گھٹیا نہیں ہیں "ھاد ایک ایک لفظ پہ زور دیتا ہوا بولا

اس گھر میں سب کے دماغ خراب ہیں "قادر سیال غصے سے پیر پٹکتے"

-گھر کے ایک کونے کی طرف چل دیے

-ھاد اب رقیہ بیگم کی طرف متوجہ ہوا

ماما " ....اسنے رقیہ بیگم کو اپنی آغوش میں لے لیا- اسکا لہجہ کمزور تھا"

وہ بے بس تھا ... ایشال اسکا چہرہ دیکھ کر یہ بتا سکتی تھی کہ وہ کس ,

-درد میں تھا

-وہ انکا سر چوم رہا تھا

ھاد... میں نے کچھ نہیں کیا تھا "رقیہ بیگم اسکے سینے میں منہ چھپاتی"

-رو دیں

"I know mom !"

-وہ انکی پیٹھ تھپتھپاتے بولا

-پھر وہ ان سے الگ ہوا-اسنے انکے آنسو صاف کیے

"!!!آپ میرے کمرے میں جائیں ...میں ابھی آتا ہوں.... اپنی"

- ھاد نے کسی کو آواز دی, ایک ملازمہ آئی

انہیں میرے کمرے میں لے جائیں "ملازمہ اسکی بات پر سر ہلاتے"

-رقیہ بیگم کو لے کر اوپر چل دی

ملازمہ انہیں اوپر لے جا چکی تھی- تبھی ھاد نے مڑ کر اپنا رخ دوسری

-طرف کیا تو ایک لمحے کے لیے وہ ہل نہیں سکا تھا

ایشال وہاں نا جانے کب سے کھڑی تھی اسے اس بات کا علم بھی نہیں

-ہوا تھا

-تم "!!اسنے آنکھیں سکیڑتے اس سے کہا"

-اسکی آواز پر چونک کر ایشال سکتے سے باہر آئی

وہ .... میں...مجھے جنید نے یہ نوٹس تمہیں دینے کو کہا تھا "وہ نم لہجے"

-میں بولی- اور اپنے ہاتھ میں پکڑے نوٹس اسکی طرف بڑھا دیے

ھاد نے ان نوٹس کی طرف دیکھا- اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے, ھاد یہ

-چیز با آسانی نوٹ کر گیا تھا

-اسنے نظریں جھکائے اسکے ہاتھوں سے نوٹس لے لیے
-شکریہ "!ھاد زبردستی مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا ہوا بولا"
-ایشال نے بھی بدلے میں مسکرانا چاہا تھا مگر وہ نہیں مسکرا سکی تھی
-اس میں اتنی ہمت نہیں تھی جتنی ھاد میں تھی
ھاد نے اسکی آنکھوں میں نمی کے ساتھ ساتھ کچھ سوالات بھی دیکھے
-تھے
میرے ساتھ چلو" ھاد اتنا کہتا اسکے پاس سے گزر کر باہر لان کی"
-طرف چل دیا
ایشال کچھ لمحے ساکت کھڑی کچھ دیر پہلے والے منظر کو دماغ سے جھٹکتی
-اسکے پیچھے چلتے ہوئے لان میں آ گئ
سردی کی وجہ سے دن چھوٹے ہو گئے تھے, شام ہوتے ہی دھند ہر
-طرف بسیرا ڈال دیتی تھی
اس وقت بھی آسمان اپنے اوپر کالی چادر اوڑھ رہا تھا- ھاد فوارے کے
-ساتھ ایک ڈیزائین کے طور پر بنی سیڑھیوں پہ بیٹھ گیا
-ایشال بھی کسی ٹرانس کی کیفیت میں اسکے پاس تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئ
ھاد یہ سب "....ان دونوں کے درمیان چھائے سکوت کو ایشال کی"
لڑکھڑاتی آواز نے توڑا- ھاد نے کوئ جواب نہیں دیا بس خاموشی سے

-سر جھکائے بیٹھا رہا

یہ سب تو معمول کی بات ہے- "ھاد کی آواز میں خالی پن تھا- ایشال" نے سوالیہ نگاہوں سے اسکے جھکے چہرے کی طرف دیکھا- وہ اندھیرے -میں بھی اسکا جھکا سر دیکھ کر اس کی شرمندگی بھانپ سکتی تھی

-آئی ایم...سوری ھاد "!!ایشال اپنی انگلیاں چٹختے سر جھکائے بولی"

ناجانے کیوں اسے اپنا آپ مجرم لگا تھا- نا وہ یہاں آتی اور نا وہ یہ -سب دیکھتی تو وہ اس وقت اسکے سامنے کبھی یوں شرمندہ نہ ہوتا

-ھاد استہزائیہ ہنسا

تم کیوں سوری کہہ رہی ہو ....شرمندہ تو میں ہوں تم سے ,اپنی" ماں سے اور ....خود سے "آخری لفظ اس نے قدرے بے بسی سے -کہا- ایشال اس کے لیے اپنے دل میں ہمدردی محسوس کر رہی تھی

اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے ھاد .... ! تمہیں شرمندہ ہونے کی" ضرورت نہیں ہے "شائستگی سے کہتے اسنے اپنا دایاں ہاتھ ھاد کے بائیں -کندھے پر رکھا- وہ اسے دلاسہ دے رہی تھی

میرا ہی تو قصور ہے سارا- اور کیوں نا ہوں میں شرمندہ ..... ?تم" نے دیکھا نہیں کیا ...!میرا باپ میری ماں پر میرے سامنے ہاتھ اٹھا رہا تھا اور میں نے کیا کیا....کچھ بھی نہیں ...میں کبھی کچھ نہیں کرتا

-ایشال "ھاد اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے بولا

-ایشال کی آنکھیں نم ہوئ تھی

ھاد "!....ایشال کو لگا اگر وہ مزید ایک لفظ کہے گی تو وہ خود رو دے" -گی

بچپن سے ....بچپن سے میں یہ سب دیکھتا آرہا ہوں- میرا باپ میری" ماں کے کردار پہ یکے بعد دیگرے طرح طرح کے داغ لگاتا ہے اور پتہ ہے مزے کی بات کیا ہے "اس نے پہلی بار اپنا سر اٹھا کر ایشال کو -دیکھا جو دم سادھے اسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ جو داغ لگاتا ہے نا اسکا اپنا وجود پوری طرح سے کالک کی لپیٹ میں" ہے "ایشال نے اپنی نظریں جھکا لی تھی- وہ اسکا چہرہ با آسانی پڑھ سکتی -تھی اور اس وقت وہ اسکا چہرہ نہیں پڑھنا چاہتی تھی

-ان دونوں کے درمیان ایک طویل خاموشی حائل تھی

یہ شروع سے ہوتا آ رہا ہے "?ایشال نے نجانے کیوں اس سے یہ" -سوال پوچھا

ھاد نے آہستگی سے اپنا سر ہاں میں ہلا دیا- ایشال کو اس وقت اس سے بے پناہ ہمدردی محسوس ہو رہی تھی- اسے خود پہ غصہ آرہا تھا وہ کیسے .....!کرتی آئ تھی- اور وہ حقیقتا کیا تھا judge اب تک ھاد کو

-ایک...بات کہوں "ایشال نے آہستگی سے اس سے کہا

-حماد نے اپنا سر دوبارہ ہاں میں ہلایا

تم اپنی ماما کو طلاق دلوادو "کچھ لمحوں کی تاخیر کے بعد ایشال نے"

-ہمت مجتمع کر کے اسے کہہ ہی ڈالا

-حماد ہنسا- ایشال نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

یہ مشورہ میں ماما کو ہزار بار دے چکا ہوں- لیکن ان کی منطق کچھ اور"

ہے- وہ یہ عذاب برداشت کرنے کو تیار ہیں مگر ان سے طلاق نہیں

-لیں گی- "حماد نے گھاس کو گھورتے ہوئے اسے بتایا

حماد .....میں آنٹی سے مل سکتی ہوں "?ایشال نے کچھ سوچتے ہوئے

-اس سے پوچھا- حماد نے چونک کر اسکی طرف دیکھا

اگر تمہیں برا نا لگے تو "!ایشال نے پوری آنکھیں کھولتے ہوئے اس"

-سے مزید کہا

-حماد سر ہلاتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا

-ایشال بھی اسکے پیچھے چل دی

حماد نے سیڑھیوں کے زینے چڑھنے کے بعد اپنے کمرے کا دروازہ

-کھولا

-ایشال بھی اسکے پیچھے کمرے میں داخل ہوئ

New Era Magazine

-رقیہ بیگم ھاد کے بیڈ پر کرائون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی

-ان دونوں کو دیکھتے ہی اپنے چہرے پر تبسم بکھیڑا

ماما یہ ایشال ہے ....ندا کی دوست ...ندا ریان کی منگیتر"!ھاد نے"

-انہیں یاد دلایا

اوہ ہاں ...آئو بیٹا بیٹھو یہاں "رقیہ بیگم خوش دلی سے اپنے پاس"

-بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولی

-ایشال مسکراتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیٔ

"وہ میں نوٹس دینے آیٔ تھی ھاد کو تو سوچا آپ سے بھی مل لوں"

ایشال نے خود ہی انہیں نہیں بتایا تھا کہ وہ یہ سب کچھ دیکھ چکی تھی

تاکہ وہ اس کے سامنے شرمندہ نا ہو جائیں, مگر اسکی اس کوشش پہ ھاد

-نے پانی پھیڑ دیا تھا

"-جو تماشہ کچھ دیر پہلے آپکے شوہر نے لگایا تھا, یہ اسکی گواہ ہے"

ایشال کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہویٔ- اس نے چونک کر ھاد کو

-دیکھا- اسکے چہرے پر ہلکا ہلکا غصہ تھا

رقیہ بیگم نے چونک کر ایشال کی طرف دیکھا, ایشال شرمندگی سے اپنا

-سر جھکا گیٔ

آنٹی آپ ...طلاق کیوں نہیں لے لیتی "?رقیہ بیگم کے کندھے پر"

New Era Magazine

-ہاتھ رکھ کر اس نے کہا

رقیہ بیگم نے اسکی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دی- اور اسکا ہاتھ اپنے

-ہاتھ میں لیا

-میری جان !ابھی تم دونوں ہی نا سمجھ ہو, یہ بھی مجھے یہی کہتا ہے"

شادی کوئی گڈا گڈی کا کھیل نہیں ہے, یہ ایک رشتہ ہے جسے خدا نے

"....!بنایا ہے ایک پاک رشتہ

ماما آپکا اور پاپا کا رشتہ پاک نہیں ہے "!ھاد ایک ایک لفظ سختی سے"

-ادا کرتا انکی بات کاٹ گیا

آنٹی ھاد ٹھیک کہہ رہا ہے, انکل کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ پر"

ایسے گھٹیا اور بے بنیاد الزام لگائیں" ایشال انہیں سمجھانے کی غرض

-سے بولی

بیٹا میں صبر کر رہی ہوں نا .... گزارا ہو جائے گا میرا, اب تک کرتی"

آئی ہوں تو آگے بھی ہو جائے گا "انہوں نے ایشال کو شفقت سے

-دیکھتے ہوئے کہا

آئی ایم سوری آنٹی مگر آپ غلط ہیں- میاں بیوی کا رشتہ برابری کا"

ہوتا ہے, آپ کو صبر نہیں کرنا, ایک دن, دو دن, ایک سال یا

پانچ سال کی بات نہیں ہے, وہ کب سے آپکے ساتھ ایسا ہی کرتے آ

رہے ہیں- اور سارا صبر آپنے ہی کرنا ہے کیا, انکو بھی تو احساس کرنا چاہیے "!اب کی بار ایشال جزباتی ہو کر بولی- اسکی آنکھیں نم ہوئ تھیں-

رقیہ بیگم اسے گلے سے لگاتی مسکرا دی- انہوں نے اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ لی تھی-

میری جان !طلاق یافتہ عورت کی کوئ حیثیت نہیں ہوتی اس" معاشرے میں, اور جانتی ہو طلاق اللہ کا نا پسندیدہ عمل ہے, آج کل کے معاشرے میں تو یہ کھیل ہی بن گیا ہے, بیوی نے روٹی گول نہیں بنائ تو طلاق, !شوہر نے بیوی کو ڈانٹ دیا تو طلاق, بیوی نے بیٹی کو جنم دیا تو طلاق, بیوی نے پانی کا گلاس پکڑانے سے انکار کر دیا تو طلاق !کیا طلاق لینا واقعی اتنا آسان کام ہے, حیرت ہے ان لوگوں پہ کو یہ کھیل کھیل تو لیتے ہیں مگر پھر ساری عمر پچھتاتے رہتے ہیں" وہ نرمی سے اسکی بیٹھ سہلاتے بولی-

ھاد دور کھڑا اپنا سر جھٹک کر انہیں کوفت سے دیکھنے لگا, ھاد جانتا تھا کہ ایشال اب چپ چاپ چلی جائے گی-

لیکن پھر بھی یہ غلط ہے "ایشال انکی طرف دیکھتے ہوئے بولی"-

رقیہ بیگم ہنس دی-

تم بہت پیاری بچی ہو, خدا تمہارا نصیب بہت اچھا کرے "!وہ اسکا"
-ماتھا چومتے بولی
-ایشال اب وہاں سے اٹھ کر باہر آ گئ-جب ھاد کی آواز پر وہ پلٹی
۔سنو "!ایشال نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا"
فکر نہیں کرو, مجھے راز رکھنا آتے ہیں- "ایشال اسکی بات بنا کہے"
سمجھتے ہوئے مسکرا کر بولی اور ھاد کے مسکرانے پر وہ اپنی کار میں بیٹھ
-گئ- ھاد اسکی کار کو دور جاتے ہوئے دیکھتا رہا

☆☆☆☆☆

-ایشال گھر آئ تو سیدھا اپنے ماما پاپا کے کمرے میں گئ
خیریت ہے, آج تو میری شہزادی ہمارے کمرے میں ہی ملنے آ گئ"
ہمیں ....کونسی بات منوانی ہے اب اپنی "آمنہ بیگم اسکا بازو پکڑ کے
-اپنے قریب بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولی
ساجد ابھی ابھی واشروم سے باہر آئے تھے, اپنی بیگم کی بات سن کر
۔مسکرا دیے
جب بھی ایشال کو اپنی کوئ بات منوانی ہوتی وہ ان کے کمرے میں آ

New Era Magazine

کر ,ان سے لاڈ کر کے ,ان کی منت کرے ,اپنی معصومیت دکھا کے
اپنی بات منوا ہی لیتی تھی- اور اگر پھر بھی کام
نا چلتا تو اپنا وہی ازل کا میٹھا ,اور رسیلہ لہجہ اختیار کرتی جس کے لیے
وہ اپنے سرکل میں Honey Queen کے نام سے مشہور تھی-
حیرت کا دھچکا تو آمنہ بیگم کو تب لگا جب ایشال ان کے گلے لگ گئ-
ساجد شاہ بھی حیرانی و تفکر کے عالم میں ان کے قریب آ گئے-

"is every thing okay princess?"

ساجد شاہ اسکے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے-
ایشال آمنہ بیگم سے علیحدہ ہوئ ,اسنے ساجد شاہ کا ہاتھ پکڑ کے اپنے
پاس بیڈ پر بٹھایا-
"تھینک یو ماما بابا "!وہ اپنے دونوں ہاتھوں میں انکا ہاتھ لیے محبت سے
چور لہجے میں بولی-
"کس لیے ہنی "!آمنہ بیگم نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھتے بولی-
"ہم انسان جو ہیں نا !ہم ہمیشہ چیزوں کو for granted لے لیتے
ہیں- ان کی قدر نہیں کرتے ,اور جب ہم ان لوگوں سے ملتے ہیں

جن کے پاس یہ چیزیں سرے سے ہی موجود نہیں ہوتی تو ...تب ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کتنی نایاب چیز ہے- ان چیزوں کا کوئی ردوبدل نہیں ہوتا, دنیا کا کوئی قیمتی ہیرا بھی ان کی جگہ نہیں لے سکتا, ہم اپنے پاس موجود چیزوں کے ساتھ بہت زیادتی کرتے ہیں, ہم بہت ظالم ہیں ماما "ایشال کا چہرہ سرخ تھا, آنکھیں موتیوں سے جگمگا رہی تھی- اس نے دیکھا تھا آج کہ کیسے لوگ ماں باپ کی وجہ سے کس قدر متاثر ہوتے ہیں, ماں باپ میں محبت نا ہو تو گھر جنت نہیں جہنم بن جاتا ہے - اس نے آج ایک پاک رشتے کا نہایت خوفناک اور گھنائونہ روپ دیکھا تھا -

ساجد شاہ نے مسکراتے ہوئے اسکے چہرے کو تھپکا-

کیا ہوا ہے "?نہایت شائستگی سے ساجد نے پوچھا"-

"!آپکو ریان یاد ہے, ندا کا منگیتر"

ایشال کی بات پر ان دونوں نے اپنا سر ہاں میں ہلایا-

اسکا ایک دوست ہے حماد, وہ میرا کلاس فیلو ہے, آج اسکو نوٹس" دینے میں اسکے گھر گئ اور ماما میں نے ایک بہت خوفناک منظر دیکھا-

his father was hitting his mother!"

-آمنہ بیگم نے تفکر سے ساجد کی طرف دیکھا

-اور آپکو پتہ ہے حماد نے بتایا کہ یہ سب بہت پہلے سے ہوتا آرہا ہے"

میں نے اسکی ماما کو طلاق کا کہا تو انہوں نے منع کر دیا, انہوں نے کہا

"....وہ صبر کریں گی .....مگر وہ کیوں صبر کریں گی بابا

!وہ اب باقاعدہ رو رہی تھی- اسکا دل اداس تھا بہت زیادہ اداس

بیٹا کچھ مقامات پر صبر بہت ضروری ہوتا ہے, تم انکی جگہ پر نہیں ہو"

-تم ان کی کیفیت نہیں جان سکتی "...آمنہ بیگم نے اسے سمجھایا ,

ماما وہ انہیں اتنی زور زور سے مار رہے تھے- میاں بیوی ایسے تو نہیں"

ہوتے, وہ تو آپ جیسے ہوتے ہیں ....یہ کیسا رشتہ ہے بابا ....!جس

میں بیوی صبر کا ہاتھ تھامے ہوئے ہے اور شوہر نے درندگی کو گلے لگایا

-ہوا ہے "ایشال کرب سے بولی تھی

ہوں بابا ....!میں judgemental اور بے چارہ حماد .....میں بہت"

اسے دل میں کوستی رہی کہ وہ ایسا ہے وہ ویسا ہے- ایک بار بھی میں

سے گزر trauma نے جاننے کی کوشش نہیں کی کہ وہ بے چارہ کس

رہا ہے - روزانہ وہ یہ سب دیکھ کر برداشت کرتا ہے اور میں ....میں

بس ایک بار میں ہی رو دی- "وہ بے دردی سے اپنے آنسو صاف

-کرتے بولی

یہ زندگی بہت ظالم ہے بیٹا !مہربان ہونے پر آئے تو سب نعمتوں کی" بارش کر دیتی ہے اور جب ظالم بن جائے تو ہم سے ہمارا آخری سہارا بھی چھین لیتی ہے- یہ کسی پہ ترس نہیں کھاتی - اور زندگی سے زیادہ ظالم ہیں ہم لوگ !جو دوسروں کو سہارا دینے کی بجائے ان کے پیروں تلے موجود زمین بھی کھینچ لیتے ہیں- "ساجد شاہ اسکے آنسو صاف کرتے -ہوئے بولے

ایشال رات بھر سو نہیں پائی تھی- وہ خود کو ھاد کی جگہ پر رکھ کر وہ سب محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی- وہ ظلم کر رہی تھی خود !کے ساتھ

وہ ھاد نہیں تھی, وہ روزانہ یہ سب دیکھتا اور سہہ جاتا ... .اسنے ایک بار یہ سب دیکھا تھا اور وہ رات بھر سو نہیں سکی تھی- وہ رات اس -نے رو رو کر گزار دی تھی

یہ اک آنسو کئی جہانوں سے گزرتا ہے
کبھی کاجل کے ساحل سے گزرتا ہے
کبھی آنکھوں کی لالی کو تکتا ہے
یہ اک آنسو کئی جہانوں سے گزرتا ہے
کبھی گزرتا ہے رخساروں کی وادی سے
کبھی سرخ ہونٹوں کو چھوتا ہے
جب کبھی خواب بکھر جاتے ہیں
یہ اک آنسو زوروشور روتا ہے
جب دل کا غار بند ہو جاتا ہے
نا امیدی کے پتھر سے
یہ اک آنسو نکلتا ہے اور امید کا سورج ڈھونڈتا ہے
یہ اک آنسو کئی جہانوں سے گزرتا ہے

(آیت خان)

☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

New Era Magazine

نوٹ

نمازِ قلب از آیت خان کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine